

رسول اکرم ﷺ کی عظمت کی عقلی دلیل

بیان بہ زبان پشتو: محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: مولانا عمران ولی، استاذ جامعہ

پیش نگاہ مضمون محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک پشتو بیان کی اردو ترجمانی ہے، جو ماہنامہ ”جامعہ اسلامیہ“ اکوڑہ محنگ، بابت اگست ۱۹۶۵ء، جلد: ۶، شمارہ: ۵ میں شائع ہوا تھا۔ افادہ عام کے لیے نذر قارئین کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی راہنمائی کے لیے ہر دور میں پیغمبر مبعوث فرمائے ہیں، اور یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا (اور) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا ہے، حدیث میں مذکور پیغمبر ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے۔ ہر پیغمبر اپنے دور میں کامل ترین شخصیت ہوتی ہے اور جس مقصد کے لیے انہیں بھیجا گیا ہوتا ہے بظاہر ان میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ نبی، رسول یا پیغمبر (ہونے کا) مطلب یہ ہے کہ انہیں کمال سے فوق العادہ شخصیت ہوتی ہے اور حق تعالیٰ خود ان کا انتخاب کرتے ہیں، اپنی کوشش یا ریاضت سے یہ منصب حاصل نہیں ہوتا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ربانی عطیہ ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جس زمانہ میں یہ پیغمبر مبعوث ہوتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ اس زمانہ میں جتنا شر و فساد ہو اور جتنی بھی خرابیاں ہوں، نبی کی شریعت میں (ان کا) پورا پورا علاج موجود ہوگا، لیکن ہر پیغمبر ایک محدود زمانے کے لیے آتے اور ایک خاص قوم کے لیے بھیجے جاتے تھے، غرض یہ کہ ان کی اصلاح اور ہدایت کا دائرہ ایک حد تک ہوتا تھا۔

اسی طرح ایک اور بات بھی قابل غور ہے کہ نسل انسانی کے ابتدائی دور میں تمدن بھی چھوٹا اور

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اچھائی کا معاملہ کرتا ہے، اُسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ (حضرت محمد ﷺ)

محدود تھا، اس میں خرابیاں بھی محدود تھیں اور نسلِ انسانی کی ضرورتیں بھی کم تھیں، رفتہ رفتہ دنیا ترقی کرتی رہی اور تمدن بھی بلند ہوتا رہا، معاشرہ میں نت نئے امراض پیدا ہونا شروع ہوئے۔ گویا یوں سمجھنا چاہیے کہ جیسے ایک معصوم بچہ ہوتا ہے، اس کی ضرورتیں بہت کم ہوتی ہیں، جتنا بڑا ہوتا جاتا ہے تو اس کی ضرورتیں بھی زیادہ ہوتی جاتی ہیں اور جتنی گھریلو زندگی بڑھتی جاتی ہے، اتنی ہی اس کی حاجتیں بڑھتی جاتی ہیں، اسی طرح گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانے میں دنیا کا ابتدائی دور تھا اور ہر پیغمبر ایک خاص زمانہ کے لیے تھا، لیکن خاتم النبیین ﷺ دنیا کے ایسے دور میں تشریف لائے کہ دنیا کی عمر پختہ ہو چکی تھی، ہر قسم کی خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں، اور اقوام (عالم) میں دنیا کا ہر مرض پیدا ہو گیا تھا، ایک طرف بیزنطینی حکومت اپنی معراج تک پہنچ چکی تھی، دوسری طرف ایران کی مجوسی حکومت کمال تک پہنچی ہوئی تھی، مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے کسی قوم میں جو خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں وہ سب پیدا ہو گئی تھیں، دوسری طرف جزیرۃ العرب میں افلاس و غربت کا وہ درجہ تھا کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ دنیا کے ایسے نازک دور میں کہ گویا پوری دنیا دو حکومتوں میں تقسیم ہو چکی تھی، جس طرح کہ آج کی دنیا روس اور امریکہ کے درمیان تقسیم ہو چکی ہے۔

ایسے بھیا تک دور میں اس غریب و مفلس اور غیر متمدن قوم میں ایک شخص اٹھتا ہے اور پوری دنیا کی (اس) عظیم الشان طریقہ سے اصلاح کرتا ہے۔ آج بھی دنیا حیرت زدہ ہے کہ تینیس (۲۳) سالوں میں کتنا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا اور اس کی اصلاح کا دائرہ صرف جزیرۃ العرب تک یا صرف یمن، شام و مصر تک یا صرف عرب تک محدود نہ تھا، بلکہ عرب و عجم کے ایشیا، افریقہ، یورپ اور امریکہ سب کے لیے ایک نسخہ شفا پیش کیا، اور قیامت تک جو نسلیں اور اقوام آئیں گی، ان سب کے لیے اور قیامت تک معاشرہ میں جتنی خرابیاں اور امراض پیدا ہوں گے، ان سب کا علاج اس میں موجود ہے، وہ کتنا عظیم پیغمبر ہوگا، اور اس کی شریعت کتنی بڑی شریعت ہوگی۔

ایک مدرسہ، ایک اسکول، ایک مکتب (جو) ایک گاؤں کے لیے بنا ہوتا ہے، (اور) ایک مدرسہ، ایک مکتب (جو) ایک شہر کے لیے تیار کیا گیا ہو، ان دونوں میں کتنا بڑا فرق ہوتا ہے، اور اگر کہیں کوئی مدرسہ پوری دنیا کے لیے ہو تو وہ کتنا بڑا ہوگا، اور اس میں کتنے انتظامات ہوں گے، اور (اس میں) قیامت تک جو بے علم (ان پڑھ، جاہل) آئیں گے، ان سب کی تعلیم اور تربیت کے لیے انتظام موجود ہو (تو) وہ کتنا بڑا مدرسہ ہوگا۔

اسی طرح مثال لے لیجئے، ایک ہسپتال ایک چھوٹے گاؤں کے لیے ہو اور ایک ہسپتال ایک

حکمت مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے، جہاں پائے وہ اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔ (حضرت محمد ﷺ)

بڑے شہر کے لیے ہو، ان دونوں میں کتنا فرق ہوگا، اگر کہیں ایسا شفا خانہ بن جائے جو تمام دنیا کے لیے ہو، تو اس شفا خانہ کے انتظامات، دوائیوں، بستروں، ڈاکٹروں و کمپیوٹروں کا کوئی حساب نہیں لگا سکتا، اگر یہ دو مثالیں کسی کو سمجھ میں آجائیں تو نبی کریم ﷺ کے کمالات کا اندازہ کسی قدر لگا سکے گا۔

جب ایک پیغمبر دنیا کی تمام اقوام کے لیے ہو، ہر زمانہ کے لیے ہو، قیامت تک آنے والی نسلوں کے لیے ہو، اور ہر زمانہ کے لیے ہو، تو وہ کتنا عظیم پیغمبر ہوگا!

رہا یہ شبہ کہ قیامت تک نجانے یورپ اور امریکہ میں کیا کیا امراض پیدا ہوں گے تو ایک ایسا قانون جو ایک خاص زمانہ میں آیا ہو، وہ کس طرح ساری دنیا کے لیے قانون بن سکتا ہے؟ اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ یہ قانون اس ذات نے بنایا ہے جس کا علم کامل اس بات سے باخبر تھا کہ قیامت تک یہ چیزیں پیدا ہوں گی، اور اس کی قدرت بھی ایسی کامل تھی کہ وہ ہر چیز کا علاج کر سکتا تھا، اور پھر دنیا کا خالق بھی (وہی ذات) تھی (تو) جتنا علم پیدا کرنے والے کو ہو سکتا ہے، کسی اور کو اس کا امکان بھی نہیں، تو خدا تعالیٰ جو اس عالم کا خالق ہے، اس کا علم بھی محیط ہے اور اس کی قدرت بھی کمال کو پہنچی ہوئی ہے، اپنی پیدا کردہ دنیا کو اس سے زیادہ کوئی نہیں جان سکتا۔

یہ سوال اس وقت کیا جا سکتا تھا کہ جب اسلام اور قرآن، محمد ﷺ کی بنائی ہوئی اشیاء ہوتیں، اور بشر کا علم اور قدرت اتنی نہیں ہو سکتی، لیکن جب قرآن اور اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں، تو یہ سوال بالکل نہیں کیا جا سکتا۔

آج ہم دنیا کی اقوام کو یہ چیلنج دے سکتے ہیں کہ آپ کے معاشرہ میں جو خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں اور کمیونزم اور کیپٹل ازم کی وجہ سے دنیا میں جو تباہی کا سیلاب آرہا ہے، اسلام اور قرآن کریم کے سیدھے راستہ کے علاوہ اس کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ دنیا کی اس مادی ترقی میں جتنی پریشانیاں پیدا ہوئی ہیں، حضرت محمد ﷺ کے قانون کے سوا ان کا اور کوئی علاج نہیں، اس سے بڑھ کر آپ ﷺ کی عظمت کی کیا دلیل ہو سکتی ہے؟!